خطبہ جمعۃ المبارک

☆ قرآنی آیات اور صحیح احادیث سے استدلال

☆ ضعیف اور موضوع روایات اور قصے کہانیوں سے چھٹکارا

☆ اگر آپ خطیب ہیں تو استفادہ کر سکتے ہیں۔

☆ اگر آپ مسجد کی انتظامیہ یا مسجد کے نمازی ہیں تو اپنے خطیب صاحب کو اس کا پرنٹ نکال دیں یا موبائل واٹس ایپ پر فارورڈ کر دیں۔

جزاکم اللہ خیراً: محمد زبیر عقیل (فاضل مدینہ یونیورسٹی)

0300-8450426

خطبہ نمبر 17: عید الفطر، شوال کے چھ روزے

رمضان المبارک کا جائزہ، کیا کھویا کیا پایا؟

﴿إِنَّ الحَمْدَ لِلّٰهِ نَحمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ، مَن يَهْدِهِ اللّٰهُ فلا مُضِلَّ له، وَمَن يُضْلِلْ فلا هَادِيَ له، وَأَشْهَدُ أَنْ لا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لا شَرِيكَ له، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسولُهُ، يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ اتَّقُواْ اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلاَ تَمُوتُنَّ إِلاَّ وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ، يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُواْ رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالاً كَثِيرًا وَنِسَاء وَاتَّقُواْ اللّٰهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالأَرْحَامَ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا، يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُولُوا قَوْلا سَدِيدًا، يُصْلِحْ

لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا، أما بعدُ فإنَّ خيرَ الحديثِ كتابُ اللّٰهِ وخيرَ الهديِ هديُ محمدٍ ﷺ وشرَّ الأمورِ محدثاتُها وكلَّ بدعةٍ ضلالةٌ وكلُّ ضلالةٍ في النارِ.﴾

☆ **صدقہ فطر اور نماز عید الفطر**

سورۃ الاعلیٰ آیت نمبر 14،15 میں ہے:

اَعُوذُ بِاللّٰه مِنَ الشَّيطٰنِ الرَّجِيم، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيم.

﴿قَد أَفلَحَ مَن تَزَكَّىٰ 14، وَذَكَرَ ٱسمَ رَبِّهِ فَصَلَّىٰ.15﴾

صحابہ اور تابعین مفسرین نے ان آیات کی درج ذیل تفسیر بھی کی ہے۔

قَد أَفلَحَ مَن تَزَكَّىٰ. فلاح پا جس نے صدقہ فطر ادا کیا۔

وَذَكَرَ ٱسمَ رَبِّهِ فَصَلَّىٰ. اللہ کا ذکر کیا اور نماز عید الفطر ادا کی۔

☆ **عید الفطر، عید الاضحیٰ۔ خوشی کے تہوار**

سنن ابوداؤد حدیث نمبر 1134 صحیح میں ہے:

﴿قَدِمَ رسولُ اللّٰهِ ﷺ المدينةَ ولهم يَومانِ يَلعَبون فيهما، فقال: ما هذانِ اليَومانِ؟ قالوا: كُنَّا نَلعَبُ فيهما في الجاهِليَّةِ، فقال ﷺ: إنَّ اللّٰهَ قد أبدَلَكما بهما خَيرًا منهما، يَومُ الأضحى.﴾

”حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ میں تشریف لائے اور ان لوگوں کے ہاں دو دن تھے کہ وہ ان میں کھیل کود کیا کرتے تھے۔ آپ نے پوچھا: ”یہ دو دن کیا ہیں؟“ انہوں نے کہا کہ ہم دور جاہلیت میں ان دنوں میں کھیل کود کیا کرتے تھے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں ان کے بدلے ان سے اچھے دن دیے ہیں۔ اضحیٰ (قربانی) کا دن اور فطر کا دن۔“

☆ عید خوشی کا سامان تب تک جب تک انسان اطاعت پر رہتا ہے۔ جب کفر کرنے لگے تو اللہ تعالیٰ کے عذاب کا باعث بن سکتا ہے۔

سورۃ المائدۃ آیت نمبر 114،115 میں ہے:

﴿قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ.114﴾

''عیسیٰ ابن مریم نے دعا کی کہ اے اللہ اے ہمارے پروردگار! ہم پر آسمان سے کھانا نازل فرما! کہ وہ ہمارے لیے یعنی ہم میں جو اول ہیں اور جو بعد کے ہیں سب کے لیے ایک خوشی کی بات ہوجائے اور تیری طرف سے ایک نشانی ہوجائے اور تو ہم کو رزق عطا فرما دے اور تو سب عطا کرنے والوں سے اچھا ہے۔''

سورۃ المائدۃ آیت نمبر 115 میں ہے:

﴿قَالَ اللّٰهُ اِنِّیْ مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ فَمَنْ يَّكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ فَاِنِّیْ اُعَذِّبُهٗ عَذَابًا لَّاۤ اُعَذِّبُهٗۤ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ. 115﴾

''حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ میں وہ کھانا تم لوگوں پر نازل کرنے والا ہوں، پھر جو شخص تم میں سے اس کے بعد ناحق شناسی کرے گا تو میں اس کو ایسی سزا دوں گا کہ وہ سزا دنیا جہان والوں میں سے کسی کو نہ دوں گا۔''

☆ وضاحت: حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے آسمان سے کھانا مانگا تا کہ اس انعام کی وجہ سے ان کی عید ہوجائے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کھانا نازل کردوں گا لیکن جس نے کفر کیا اسے عذاب ملے گا۔

☆ مخصوص ایام والی اور باقی بھی سب عورتیں عید کے لیے نکلیں۔

صحیح البخاری حدیث نمبر 351 میں ہے:

﴿عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ، قَالَتْ: أُمِرْنَا أَنْ نُخْرِجَ الْحُيَّضَ يَوْمَ

الْعِيدَيْنِ وَذَوَاتِ الْخُدُورِ، فَيَشْهَدْنَ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَدَعْوَتَهُمْ وَيَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ عَنْ مُصَلَّاهُنَّ، قَالَتِ امْرَأَةٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِحْدَانَا لَيْسَ لَهَا جِلْبَابٌ؟ قَالَ: لِتُلْبِسْهَا صَاحِبَتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا.﴾

''حضرت اُم عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ہمیں حکم ہوا کہ ہم عیدین کے دن حائضہ اور پردہ نشین عورتوں کو بھی باہر لے جائیں۔ تاکہ وہ مسلمانوں کے اجتماع اور ان کی دعاؤں میں شریک ہوسکیں۔ البتہ حائضہ عورتوں کو نماز پڑھنے کی جگہ سے دور رکھیں۔ ایک عورت نے کہا یارسول اللہ! ہم میں بعض عورتیں ایسی بھی ہوتی ہیں جن کے پاس (پردہ کرنے کے لیے) چادر نہیں ہوتی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کی ساتھی عورت اپنی چادر کا ایک حصہ اسے اڑھا دے۔''

☆ عید کے لیے نکلنے سے پہلے طاق کھجوریں کھانا۔

صحیح البخاری حدیث نمبر 953 میں ہے:

﴿كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَغْدُو يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّى يَأْكُلَ تَمَرَاتٍ.........حَدَّثَنِي أَنَسٌ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَيَأْكُلُهُنَّ وِتْرًا.﴾

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدالفطر کے دن نہ نکلتے جب تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم چند کھجوریں نہ کھا لیتے ...... حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر یہی حدیث بیان کی کہ آپ طاق عدد کھجوریں کھاتے تھے۔''

☆ عید سے پہلے یا بعد میں کوئی نفل نوافل نہیں ہیں۔

سنن ابوداود حدیث نمبر 1159 صحیح میں ہے:

﴿عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ فِطْرٍ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهُمَا وَلَا بَعْدَهُمَا، ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ وَمَعَهُ بِلَالٌ، فَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ، فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ

تُلْقِي خُرْصَهَا وَسِخَابَهَا.﴾

''رسول اللہ ﷺ عید الفطر کے دن نکلے تو آپ نے دو رکعت پڑھی، نہ اس سے پہلے کوئی نماز پڑھی اور نہ اس کے بعد، پھر عورتوں کے پاس تشریف لائے اور آپ کے ساتھ حضرت بلال رضی اللہ عنہ بھی تھے، آپ نے انہیں صدقہ کا حکم دیا تو عورتیں اپنی بالیاں اور اپنے ہار (حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں نکال نکال کر) ڈالنے لگیں۔''

☆ عید میں سب سے پہلے نماز پھر خطبہ۔

صحیح البخاری حدیث نمبر 956 میں ہے:

﴿كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى إِلَى الْمُصَلَّى، فَأَوَّلُ شَيْءٍ يَبْدَأُ بِهِ الصَّلَاةُ، ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُومُ مُقَابِلَ النَّاسِ وَالنَّاسُ جُلُوسٌ عَلَى صُفُوفِهِمْ فَيَعِظُهُمْ وَيُوصِيهِمْ وَيَأْمُرُهُمْ.﴾

''نبی کریم ﷺ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن (مدینہ کے باہر) عید گاہ تشریف لے جاتے تو سب سے پہلے آپ ﷺ نماز پڑھاتے، نماز سے فارغ ہو کر آپ ﷺ لوگوں کے سامنے کھڑے ہوتے۔ تمام لوگ اپنی صفوں میں بیٹھے رہتے، آپ ﷺ انہیں وعظ و نصیحت فرماتے، اچھی باتوں کا حکم دیتے۔''

☆ پہلی رکعت میں سات تکبیریں دوسری میں پانچ۔

سنن ابوداود حدیث نمبر 1149 صحیح میں ہے:

﴿أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُكَبِّرُ فِي الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى فِي الْأُولَى سَبْعَ تَكْبِيرَاتٍ، وَفِي الثَّانِيَةِ خَمْسًا.﴾

''رسول اللہ ﷺ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی پہلی رکعت میں سات تکبیریں اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں کہتے تھے۔''

☆ تکبیرات قراءت سے پہلے ہوں۔

سنن ابوداود حدیث نمبر 1151 صحیح میں ہے:

﴿قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ التَّكْبِيرُ فِي الْفِطْرِ سَبْعٌ فِي الْأُولَى، وَخَمْسٌ فِي الْآخِرَةِ، وَالْقِرَاءَةُ بَعْدَهُمَا كِلْتَيْهِمَا.﴾

”اللہ کے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: عید الفطر کی پہلی رکعت میں سات تکبیریں اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں ہیں، اور دونوں میں قرأت تکبیر (زوائد) کے بعد ہے۔“

☆ نماز کے بعد خطبہ دیا جائے۔

اور بھرپور دعائیں مانگی جائیں۔

☆ آتے اور جاتے ہوئے رستہ تبدیل کرنا

صحیح البخاری حدیث نمبر 986 میں ہے:

﴿كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا كَانَ يَوْمُ عِيدٍ خَالَفَ الطَّرِيقَ.﴾

”نبی کریم ﷺ عید کے دن ایک راستہ سے جاتے پھر دوسرا راستہ بدل کر آتے۔“

اللہ تعالی عمل کی توفیق عطا فرمائے اور قبول فرمائے۔ آمین۔

☆ شوال کے چھ روزے

صحیح مسلم حدیث نمبر 1164 میں ہے:

﴿الراوي: أبو أيوب الأنصاري مَن صامَ رَمَضانَ ثُمَّ أَتْبَعَهُ سِتًّا مِن شَوَّالٍ، كانَ كَصِيامِ الدَّهْرِ.﴾

”جس نے رمضان کے روزے رکھے پھر شوال کے چھ روزے رکھے گویا کہ اس نے سارے سال کے روزے رکھے۔“

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر 1715 صححہ الألبانی میں ہے:

﴿الراوي: ثوبان مولى رسول اللّٰه ﷺ من صامَ ستَّةَ أيَّامٍ بَعدَ الفطرِ كانَ تَمامَ السَّنةِ {مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا}﴾

''رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے عیدالفطر کے بعد چھ روزے رکھے، اس کے پورے سال کے روزے ہو گئے۔ ﴿مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا﴾ ''جو شخص نیکی کرے، اس کے لیے اس کا دس گنا ثواب ہے۔''

الترغیب والترہیب۔ صحیح الألبانی۔ میں ہے:

﴿الراوي: ثوبان مولى رسول الله ﷺ. صيامُ شهرِ رمضانَ بعشْرةِ أشْهُرٍ، وصيامُ سِتَّةِ أيامٍ بشَهرينِ، فذلِك صيامُ السنةِ.﴾

''رمضان کے تیس روزے دس مہینوں کے روزوں کے برابر، شوال کے چھ روزے دو مہینوں کے برابر۔ تو یہ سارے سال کے روزے مکمل ہوئے۔''

☆ نوافل سے فرضوں کی کمی پوری کی جائے گی۔

سنن ابوداود حدیث نمبر 864 صحیح الألبانی میں ہے:

﴿الراوي: أنس بن حكيم الضبي. إنَّ أوَّلَ ما يحاسبُ النَّاسُ بِه يومَ القيامةِ من أعمالِهِمُ الصَّلاة قالَ يقولُ ربُّنا جلَّ وعزَّ لملائِكتِه وَهوَ أعلمُ انظروا في صلاةِ عبدي أتمَّها أم نقصَها فإن كانت تامَّةً كتبت لَه تامَّةً وإن كانَ انتقصَ منها شيئًا قالَ انظُروا هل لعبدي من تطوُّعٍ؟ فإن كانَ لَه تطوُّعٌ قالَ أتمُّوا لعبدي فريضتَه من تطوُّعِه ثمَّ تؤخذُ الأعمالُ علَى ذاكُم.﴾

''انس بن حکیم ضبی سے مروی ہے، کہا کہ وہ زیاد یا ابن زیاد کے خوف سے مدینہ آ گیا اور یہاں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہو گئی۔ انہوں نے مجھ سے میرا نسب معلوم کیا تو میں نے انہیں بتا دیا۔ پھر انہوں نے فرمایا: اے جوان! کیا میں

تمہیں ایک حدیث نہ سناؤں؟''

میں نے کہا: کیوں نہیں۔ اللہ آپ پر رحم فرمائے! (استاد) یونس کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ سے بیان کیا کہ آپ نے فرمایا: ''قیامت کے روز لوگوں کے اعمال میں سے جس عمل کا سب سے پہلے حساب ہوگا وہ ان کی نماز ہوگی۔ ہمارا رب عزوجل فرشتوں سے فرمائے گا حالانکہ وہ (پہلے ہی) خوب جاننے والا ہے، میرے بندے کی نماز دیکھو! کیا اس نے اس کو پورا کیا ہے یا اس میں کوئی کمی ہے؟ چنانچہ وہ اگر کامل ہوئی تو پوری کی پوری لکھ دی جائے گی اور اگر اس میں کوئی کمی ہوئی تو فرمائے گا کہ دیکھو! کیا میرے بندے کے کچھ نوافل بھی ہیں؟ اگر نفل ہوئے تو وہ فرمائے گا کہ میرے بندے کے فرضوں کو اس کے نفلوں سے پورا کر دو۔ پھر اسی انداز سے دیگر اعمال لیے جائیں گے۔

☆ **وضاحت: کثرت سے نفلی روزے رکھیں ان سے فرضی روزوں کی کمی کوتاہی پوری کر دی جائے گی۔**

☆ **رمضان گزر گیا جائزہ لیں کیا کھویا کیا پایا؟**

صحیح الجامع۔ترمذی 3545 صححہ الألبانی میں ہے:

﴿رَغِمَ أنْفُ رَجلٍ ذُكِرتُ عِندَه فلَمْ يُصلِّ عليَّ، ورَغِمَ أنفُ رجلٍ دخل عليه رمضانُ ثُم انْسَلَخَ قبلَ أن يُغفرَ لهُ، ورَغِمَ أنْفُ رجلٍ أدركَ عِندَه أبواهُ الكبَرُ فلم يُدْخِلاهُ الجنةَ.﴾

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر کیا جائے اور وہ شخص مجھ پر درود نہ بھیجے، اور اس شخص کی بھی ناک خاک آلود ہو جس کی زندگی میں رمضان کا مہینہ آیا اور اس کی مغفرت ہوئے بغیر وہ مہینہ گزر گیا، اور اس شخص کی بھی ناک خاک آلود ہو جس نے اپنے ماں باپ کو بڑھاپے میں پایا ہو اور وہ دونوں اسے ان کے ساتھ حسن سلوک نہ کرنے کی وجہ سے جنت کا مستحق نہ بنا سکے ہوں۔

☆ **وضاحت: کیا ہم جس طرح کی گناہوں والی زندگی رمضان سے پہلے گزار رہے تھے کیا کوئی**

تبدیلی آئی؟ گناہوں سے توبہ کی؟ شرک سے باز آئے؟ سود چھوڑا؟ رشوت کرپشن سے باز آئے؟ جھوٹی بات چیت اور جھوٹی گواہیوں سے رکے؟ اگر جواب نہیں میں ہے تو رمضان کا کوئی فائدہ نہیں ہوا۔

☆ کیا ہم نے تقوی اپنالیا؟

ترمذی حدیث نمبر 1987 حسن درجے کی حدیث ہے

﴿اتَّقِ اللَّهَ حيثُما كنت.﴾

جہاں کہیں بھی ہوں تقوی اپنائیں؟ کیا ہمارے گھروں میں تقوی آ گیا۔ کیا ہم نے گانے بجانے ڈانس ڈرامے چھوڑ دیئے؟ کیا دکان پہ بیٹھا تقوے کے ساتھ تراز و تولتا ہے؟ کیا تجارت لین دین تقوے کے مطابق کر رہا ہے؟

☆ کیا ہم من حیث القوم برائیوں سے نکل کر اچھائیوں کی طرف آئے ہیں؟

سورۃ الرعد میں ہے

﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّى يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ.11﴾

''بے شک اللہ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنی حالت کو نہ بدلے۔''

☆ تراویح اور قیام اللیل سے تہجد کی عادت اپنالیں۔

رمضان میں پہلی رات میں تراویح پھر قیام اللیل پھر سحری کے لیے اٹھنا۔ ہم یہ سب کچھ کرتے رہے آیئے تہجد کی عادت اپنائی۔

☆ تہجد کا وقت برکتیں اور رحمتیں سمیٹنے کا وقت ہے۔

صحیح البخاری حدیث نمبر 7494 میں ہے:

﴿يَنْزِلُ رَبُّنا تَبارَكَ وتَعالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إلى السَّماءِ الدُّنْيا، حِينَ يَبقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الآخِرُ فيَقولُ: مَن يَدعُونِي فأسْتَجِيبَ له، مَن يَسْأَلُنِي فَأُعطِيَهُ، مَن يَسْتَغفِرُنِي فأغفِرَ له.﴾

''رسول کریم ﷺ نے فرمایا'' ہمارا رب تبارک وتعالیٰ ہر رات آسمان دنیا پر آتا

ہے، اس وقت جب رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے اور کہتا ہے کہ مجھے کون بلاتا ہے کہ میں اسے جواب دوں، مجھ سے کون مانگتا ہے کہ میں اسے عطا کروں، مجھ سے کون مغفرت طلب کرتا ہے میں اس کی مغفرت کروں؟''

☆ تہجد برائیوں سے روک دے گی۔

هداية الرواة۔ مسند احمد۔ صححہ الألبانی

﴿جاءَ رجلٌ إلى النَّبي ﷺ فقالَ: إنَّ فُلانًا يصلِّي باللَّيلِ فإذا أصبحَ سرقَ، فقالَ: إنَّهُ سينْهاهُ ما تقولُ.﴾

''ایک بندہ نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہا کہ فلاں بندہ رات کو تہجد پڑھتا ہے صبح چوری کر لیتا ہے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا تہجد اسے چوری سے روک دے گی۔''

إرواء الغليل. حسن

عليكم بقيامِ الليلِ، فإنَّه دَأْبُ الصالحينَ قبلَكم، وهو قُربةٌ إلى ربِّكم، ومَكْفَرةٌ للسِّيِّئاتِ، ومَنْهاةٌ عن الإثمِ.

''نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تہجد پڑھا کرو یہ تم سے پہلے نیک لوگوں کا شیوہ رہا ہے۔ اس سے اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ گناہ معاف ہوتے ہیں اور بندہ برائیوں سے بچا رہتا ہے۔''

☆ تہجد والوں کے بالا خانے

سنن ترمذی حدیث نمبر 2527۔ حسنہ الألبانی میں ہے:

﴿إنَّ في الجنَّةِ غُرفًا تُرَى ظُهورُها من بطونِها وبطونُها من ظُهورِها فقامَ أعرابيٌّ فقالَ لمن هيَ يا رسولَ اللَّهِ ﷺ فقالَ لمن أطابَ الكلامَ وأطعمَ الطَّعامَ وأدامَ الصِّيامَ وصلَّى باللَّيلِ والنَّاسُ نيامٌ.﴾

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں ایسے کمرے ہیں جن کا بیرونی حصہ اندر سے

اور اندرونی حصہ باہر سے نظر آئے گا۔“

ایک دیہاتی نے کھڑے ہو کر عرض کیا: اللہ کے رسول! یہ کن لوگوں کے لیے ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: ”یہ اس کے لیے ہوں گے جو اچھی گفتگو کرے، کھانا کھلائے، پابندی سے روزے رکھے اور جب لوگ سو رہے ہوں تو اللہ کی رضا کے لیے رات میں نماز پڑھے۔“

☆ **قرآن مجید کو پڑھیں سمجھیں اور عمل کریں**

﴿اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُـهَا.24﴾

”یہ لوگ قرآن پر غور کیوں نہیں کرتے کیا ان کے دلوں پر تالے پڑے ہوئے ہیں؟“

☆ **وضاحت: ہم کوشش کریں کہ قرآن اچھے قواعد کے ساتھ پڑھنا سیکھیں۔ اس کا ترجمہ اور تفسیر پڑھیں اور اس پر خود بھی عمل کریں گھر والوں کو بھی تلقین کریں معاشرے میں بھی قرآن کی تعلیمات کو عام کریں۔**

☆ **اعمال کا دارومدار خاتمے پر ہے۔**

”یہ نہ ہو جنت ایک بالشت دور رہ گئی ہو اور پھر جہنم میں جا گرو۔ اعمال میں اختتام دیکھا جاتا ہے۔“

صحیح البخاری حدیث نمبر 6594 میں ہے:

﴿فَوَاللَّهِ إِنَّ أَحَدَكُمْ - أَوْ: الرَّجُلَ - يَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ، حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا غَيْرُ بَاعٍ أَوْ ذِرَاعٍ، فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الجَنَّةِ، فَيَدْخُلُهَا. وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الجَنَّةِ، حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا غَيْرُ ذِرَاعٍ أَوْ ذِرَاعَيْنِ، فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الكِتَابُ، فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا.﴾

”تم میں سے ایک شخص دوزخ والوں کے سے کام کرتا رہتا ہے اور جب اس کے اور دوزخ کے درمیان صرف ایک بالشت کا فاصلہ یا ایک ہاتھ کا فاصلہ باقی رہ جاتا

ہے تو اس کی تقدیر اس پر غالب آتی ہے اور وہ جنت والوں کے سے کام کرنے لگتا ہے اور جنت میں جاتا ہے۔''

اسی طرح ایک شخص جنت والوں کے سے کام کرتا رہتا ہے اور جب اس کے اور جنت کے درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ باقی رہ جاتا ہے تو اس کی تقدیر اس پر غالب آتی ہے اور وہ دوزخ والوں کے کام کرنے لگتا ہے اور دوزخ میں جاتا ہے۔

صحیح البخاری حدیث نمبر 6493 میں ہے:

﴿وإنَّما الأعمالُ بخَواتِيمِها.﴾

''اعمال کا انجام تو خاتمہ پر موقوف ہوتا ہے۔''

سنن ترمذی حدیث نمبر 2142۔ صححہ الألبانی میں ہے:

﴿الراوي: أنس بن مالك. إذا أرادَ اللّٰهُ بعبدٍ خيرًا استعمَلَهُ قِيلَ: كيفَ يَستعمِلُهُ؟ قال: يُوفِّقُهُ لعملٍ صالِحٍ قبلَ الموْتِ ثمَّ يَقبِضُهُ عليهِ.﴾

''جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس سے عمل کراتا ہے''، عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! کیسے عمل کراتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''موت سے پہلے اسے عمل صالح کی توفیق دیتا ہے۔''

☆ **وضاحت: یہ نہ ہو رمضان المبارک میں نیک اعمال کرتے کرتے جنت کے قریب پہنچ چکے ہوں پھر برائیاں کرنے لگ جاؤ اور اسی حالت میں موت آجائے۔ یہ بڑی بدنصیبی ہے۔**

☆☆☆